

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم اے ۱۳ وارث روڈ - لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ - لاہور } اسسٹنٹ ایڈیٹر

پادری ڈبلیو - جے کلارک صاحب ایم - اے - ایمپرس روڈ - لاہور } مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۴ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۶ اپریل ۱۹۲۶ء | نمبر ۱۶

عیسائیوں کی اقتصادی ترقی کا ایک نادر موقع

ہم مسٹر رائی کی کوشش و محنت کی سیکیموں سے ہمدردی اور آپ کی فکرمندی کی صدق دل سے داد دیتے ہیں۔ ناظرین کرام سے عرض کرتے ہیں کہ اگر انہیں اپنا بھلا منظور ہے تو مسٹر رائی سے خط و کتابت کرکے زمین حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ایڈیٹر

عیسائیوں کی مالی حالت جیسی کچھ ہے وہ کسی سمجھ دار سے پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے اسباب پر بحث لازم ہے لیکن یہ دیکھ کر گونہ اطمینان پیدا ہوتا ہے کہ پنجاب کرسچن کانفرنس کے ممتاز کارکن اس کوشش میں ہیں کہ عیسائیوں کی اقتصادی اصلاح کے لئے کوئی عمدہ سبیل نکال جائے۔ چنانچہ چند مہینے ہوئے کہ اس کانفرنس کو سرکار کی طرف سے چند مربعجات ضلع منٹگمری میں ملے تھے۔ لیکن وہ تو حاسیانہ محاورہ میں ٹھینگی ہو گئے۔ لینے والے بہت اور زمین تھوڑی۔ ایک اور وقت روپیہ کی ہے۔ مربع کی قیمت صرف چند ہی اصحاب ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ راقم الحروف کو عرصہ کی کوشش کے بعد جو ارزاں اور نہایت مفید صورت معلوم ہوئی ہے وہ ذیل میں تذر ناظرین ہے۔

ریاست بھرت پور ہی ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں عیسائی برائے نام نذرانہ پر جتنی ضرورت ہو اراضی حاصل کرکے خوب مستفید ہو سکتے ہیں۔ میں مارچ کے شروع میں بھرت پور گیا تھا۔ وزیر مال صاحب اور دیگر اہلکاروں سے ملا اور ان سے بہ اخصوصیت کے ساتھ فیصلہ کیا کہ آیا عیسائی لوگوں کو بھرت پور میں زمین اور مالکانہ حقوق مل سکتے ہیں؟ اس کے بارہ میں میں نے اپنا اطمینان کر لیا اور دس روز تک دور و نزدیک جا کر جملہ حالات معلوم کئے۔ میری دیکھ بھال کا نتیجہ آپ کے غور اور اطلاع کے لئے حاضر ہے (۱) زمین کا رنگ سیاہ اور سیاہی مائل نیلا اور پیلا لال سا ہے اور یہ بہت ہی زرخیز ہے۔ کالی زمین جو بھرت پور میں چک نوٹ اور گوالیار۔ کوٹہ وغیرہ میں کابر کہلاتی ہے۔ مالوہ کے باہر میں نے ہندوستان کے اور کسی حصہ میں نہیں دیکھی۔ بڑی بھاری ہے اس میں دیر تک نمی قائم رکھنے کی لاثانی خوبی ہے اور اس میں یہی صفت ہے کہ برسوں تک کھاد ڈالنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ اس میں ہر ایک جنس پیدا ہوتی ہے۔ چک نوٹ گمشیا ٹشیار کہلاتی ہے۔ اس زمین کی پیداوار اوسط کا بارہ من پختہ سے لیکر بیس من پختہ فی بیگہ گیہوں۔ جو چنے اور گڑ شکر اس سے سوائے کپاس کا اوسط دس پندرہ من فی بیگہ ہے (بیگہ چار کنال کا ہوتا ہے اور ڈھائی بیگھے کا ایک ایکڑ ہے) نیز وہ سفید سوئے سونف لال مرچ۔ سرسوں وغیرہ سبھی چیزیں بکثرت پیدا ہوتی ہیں (۲) نہر نہیں بلکہ عام وسیلہ آب پاشی کنوئیں ہیں۔ کہ جنکا پانی آٹھ فٹ سے لیکر ۲۲ فٹ تک گہرا نکلتا ہے۔ پختہ کنوئیں پر دو ڈھائی سو روپیہ اور خام پر تیس چالیس روپے خرچ ہوتے ہیں۔ ایک کنواں ۵۰ بیگھے زمین سیراب کر سکتا ہے۔ کیونکہ زمین ایسی بھاری ہے کہ اسے مہینے ڈیڑھ مہینے میں صرف ایک مرتبہ پانی بس ہے (۳) مال گذاری ڈھائی روپے سے لیکر چار روپیہ سالانہ فی بیگہ چاہی زمین کی ہے۔ مگر بارانی زمینوں کی شرح بارہ آنے سے لیکر اٹھارہ آنے فی بیگہ سالانہ ہے۔ جو سال میں دو دفعہ وصول کی جاتی ہے (۴) نذرانہ فی مربع چار سو روپیہ یعنی آٹھ روپیہ فی بیگہ ہے۔ جو سالانہ قسطوں میں بھی ادا ہو سکتا ہے۔ یہاں [illegible] ہوتا ہے۔ پہلے دو تین سال آباد کاروں کو مالگذاری معاف ہے [illegible]

کے مطابق وصول کی جائیگی (۵) دو قسم کی زمین ملتی ہے۔ اول **بنجر جدید** جو دو چار سال سے غیر مزروعہ پڑی ہوئی ہے۔ اس میں کہیں کنوئیں بھی پائے جاتے ہیں۔ دوم **بنجر قدیم** کہ جو صدہا سال سے ویران پڑی ہے۔ اس میں کہیں کہیں کیکر اور فرانس کے درخت یا جھاڑیاں اور گھاس ہوتی ہو گر درخت بہت ہلکے ہیں۔ ایک آدمی دن بھر میں پانچ سات بیگھے زمین باسانی صاف کر سکتا ہے۔ گھاس بکثرت ہوتی ہے کوئی مول نہیں لیتا۔ سرکنڈہ بہت بھاری ہوتا ہے۔ عام مکانات پھوس ہی سے بنائے جاتے ہیں کہ جس پر دس بیس روپے خرچ ہوتا ہے۔ لکڑی بھی ارزاں ملتی ہے۔ بجائے بیل بکثرت اور پنجاب کی نسبت بہت سستے ملتے ہیں۔ گھوڑے بہت مہنگے۔ مگر بھینسوں کی نسل بہت نکمی ہوتی ہے۔ لوگ سادہ۔ غریب اور ڈرپوک ہیں۔ لوٹ مار اور تنگ کرنے والے نہیں۔ البتہ پرانی چال کے لوگ ہیں۔ چھوت چھات اور پرہیز بہت کرتے ہیں۔ اہلکاران ریاست اچھے اور حلیق اور مستعد ہیں۔ میرے ساتھ سب نے بہت عمدہ سلوک روا رکھا۔ ارنڈ بہت ہوتا ہے اور بہت سول پاتا ہے۔ آب و ہوا اچھی ہے۔ ملک ہموار اور مسطح ہے کہ جیسے لاہور۔ گوجرانوالہ کے اضلاع ہیں۔ کہیں کہیں پہاڑیاں بھی ہیں۔ کنوؤں میں پانی کھاری اور نمکین بھی ہوتا ہے کہ جس سے تمباکو خوب بڑھتا اور پھیلتا ہے۔ مگر میٹھے کنوئیں بھی ہوتے ہیں۔ سڑکیں اچھی ہیں۔ ریل کی کئی لائنیں بھرت پور کے علاقہ سے چاروں طرف جاتی ہیں آگرہ۔ متھرا اور دہلی نزدیک ہے۔ نذرانہ قسطوں میں بھی ادا ہو سکتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ تعلیم یافتہ با حیثیت عیسائی کہ جو شروع میں پانچ چھ سو روپیہ خرچ کر سکتے ہوں بھرت پور جا کر مربعجات دیکھ کر خرید لیں۔ اور دیہات کے عیسائیوں سے کاشت کرائیں۔ میں نے اندازہ کیا ہے کہ ایک مربع سے سالانہ تین ہزار روپے سے زیادہ آمدن نکل سکتی ہے۔ نوکر سستے ہیں جو نو دس روپے ماہانہ لیتے ہیں۔ روٹی کپڑا لینا جرم سمجھتے ہیں۔ چند عیسائی سالم گاؤں لے کر آباد ہوں تو سب سے زیادہ مناسب ہے۔ میں نے اس بارہ مربع جات حاصل کرنے کا بندوبست کیا ہے۔ دو ہفتے تک قبضہ حاصل کرنے کے لئے جانے والا ہوں۔ اگر آپ کوئی اور بات پوچھنے کے خواہاں ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کیجئے۔

جے۔ آر۔ راے۔ جرنلسٹ

ہروی۔ ہوشیار پور

وحدت محضہ پر مناظرہ

(۳)

اشاعتِ گذشتہ میں مولنا مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر درج کی گئی تھی۔ اس نمبر میں مناظرہ کی کارروائی درج کی جاتی ہے۔

پادری صاحب۔ مولنا کی تقریر سن کر آج جس قدر خوشی مجھے حاصل ہوئی کسی اور کو نہ ہوئی ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مولنا نے قرآن شریف کی جس قدر آیات پڑھی ہیں وہ سب کی سب لفظ بلفظ انجیل و توریت میں موجود ہیں۔ جو شاخ اپنے سرچشمہ سے جدا ہو گئی تھی شکر ہے کہ وہ پھر اپنے چشمہ کی طرف جا رہی ہے۔ مولوی صاحب نے جو کچھ کہا وہ سب خدا کی ہستی کے متعلق ہے اور دلیل لمی و دلیل انی سے تو خدا کا وجود ثابت کیا جاتا ہے نہ کہ توحید۔ مگر توحید پر تو آپ نے کچھ بھی نہ کہا۔ تمام خدا پرست خدا کی ہستی کو مانتے ہیں۔ یقین جانئے کہ توحید میں اسلام اور مسیحی دین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ البتہ مفہوم میں فرق ہے۔ ہم مسیحی موحد ہیں اور پکے موحد۔ صرف توحید کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ آپ کا طرز بیان اور ہے اور ہمارا اور۔ چونکہ آپ خود اس طرف نہیں آئے۔ اس لئے مجبوراً مجھے اس کا ذکر کرنا ہے۔ آپ نے خدا کی ہستی و وجود کے متعلق دلائل دیکر فرمایا کہ یہ جامع اور مکمل تعریف خدا کی ذات کی ہے۔ حیرت ہے کہ آپ نے کس طرح اسکو جامع و مکمل کہدیا۔ مجھے آپ سے ہرگز یہ توقع نہ تھی۔

مولوی صاحب۔ حاضرین! آپ نے سنا کہ میں نے کہا کہ خدا کی ہستی دلیل انی سے ثابت ہے۔ پھر آیات سے بتایا کہ خدا کی صفات کامل ہیں۔ قرآن مشرکوں کا رد کرتا ہے۔ سُبْحَانَ الَّذِی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ پھر مجھ پر آوٹ آف پائنٹ یعنی بحث سے باہر جانے کا الزام کیوں لگایا گیا ہے؟ میری تقریر کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی۔ یعنی خدا کی ذات میں صفات کاملہ ہیں۔ پھر یہ بھی بتایا کہ خدا روح و مادہ کی ازلیت کی تردید کرتا ہے اور لہجہ میں تثلیث یعنی باپ۔ بیٹا اور روح القدس کے حقیقی کی بھی میں نے تردید کی۔ نیز صاف کہا کہ خدا کی صفات کاملہ میں کوئی دوسرا شریک نہیں۔ مگر آپ نہ سنیں تو کیا کروں؟ غالب کا شعر ہے کہ

غالب تمہی کہو کہ ملیگا جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

پادری صاحب۔ زیادہ کیا کہوں؟ صفات باری تعالیٰ کے متعلق یہ عرض ہے کہ یہ نہایت ہی ادق مسئلہ ہے۔ مگر میں مولنا سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ نے عدم قدامت مادہ و روح پر کون سی دلیل دی؟ آپ نے کس اصول پر دلیل انی و لمی کو جامع اور مکمل کر دیا؟ کیا تعریف دلیل انی و لمی سے ہو جاتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ مگر بحث تو توحید پر ہو رہی ہے۔ آپ نے توحید کی تعریف مطلق نہیں کی۔ اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا خدا درحقیقت ایسا ہی واحد ہے کہ وہ من کل الجہات نا قابل تقسیم ہے۔

دوسرا دعوے یہ ہے کہ کیا خدا بالذات اکیلا ہی قدیم ہے؟ قرآن شریف اس کے خلاف ہے۔ سورۃ نحل میں آیا ہے اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَیْءٍ اِذَا اَرَدْنٰهُ اَنْ

نورافشاں

مطبوعہ ۱۶ اپریل ۱۹۲۶ء

پرنسپل مشن ہائی سکول جالندھر اور مسیحیت

ہندوستان کے لئے مسیحیت کے متعلق بیان فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مشرق کی آواز ہمیشہ سے مذہب کی بابت بلند ہوتی رہی ہے۔ مشرق نے مذہب کو ہر ایک بات میں اول جگہ دی ہے۔ مشرق نے ہمیشہ سے ہر ایک فرد بشر کو، ہر ایک خاندان کو، ہر ایک گروہ کو ہر ایک قوم کو مذہب کے تابع کیا ہے۔ تمام رشتے ناطے، تمدن تجالس انسانی کی بنا مذہب پر رکھی ہے۔ اسی وجہ سے مشرق نے انبیاء، رسلین پیدا کئے۔ رشی منی اور اعلےٰ درجہ کے فلاسفر پیدا کئے۔ مذہبی لٹریچر پیدا کیا۔ میدان مذہب میں مشرق نے وہ وہ کا(م) نمایاں کرکے دکھائے جن کا مغرب کو کبھی خیال تک نہ تھا۔ بائبل اور یسوع مسیح مشرق کا ہی انعام تھا جس کے فیض سے مغرب فیضیاب ہوئی۔ مختصر یہ کہ مشرق کے لئے مذہب سب کچھ ہے۔ وہ اس کی تمام مشکلات کا اکیلا حل خیال کیا جاتا رہا ہے۔ پر مغرب نے مشرق سے مذہب لیکر بھی اپنا پرنالہ وہیں رکھا جہاں کہ یہ پہلے پیشتر تھا۔ اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ مغرب ہمیشہ سے سیاسیات وملک گیری سے مانوس چلی آئی۔ مغرب نے اس میدان میں ایسی ہی حیرت انگیز ترقی کی جیسی کہ میدان مذہب میں مشرق نے کی تھی۔ مغرب نے مذہب کو سیاسیات کے تابع کرکے علم وفضل میں، نئی نئی معلومات میں، نئی نئی ایجادوں میں، فن جنگ وجدل میں، بہادری وشجاعت میں، فن حکمرانی میں، محنت ومشقت میں وہ وہ کمال دکھائے جو اہل مذہب کے خواب وخیال میں نہ تھے۔

گو اہل مغرب مذہب کے اعتبار سے اہل مشرق کے زیر احسان رہے۔ پر اہل مشرق کو میدان سیاست میں اہل مغرب کا احسان ماننا پڑا۔ انہیں مغربی استادوں سے فن سیاست سیکھنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اہل مغرب مسیحیت کو بھی ہمارے پاس پھر لائے۔ مگر جو مسیحیت ہمارے پاس اہل مغرب لائے ہیں یہ مسیحیت ہرگز ... وہی نہیں ہے جو اہل مشرق نے انکو دی تھی۔ اہل مشرق کی مسیحیت تو جملہ قومی اور رنگت کے امتیازات سے بالکل خالی اور پاک تھی۔ اس میں نہ کوئی یونانی تھا نہ کوئی رومی تھا۔ نہ کوئی یہودی اور بربری تھا۔ وہ تو اخوت انسانی کا عالمگیر نمونہ تھی۔ اس میں خادم ہی مخدوم تھا۔ قومی منافرت کا نام ونشان تک نہ تھا۔ کالے گورے، مشرقی ومغربی اور حاکم ومحکوم بھائی سمجھے جاتے تھے۔ لیکن جو مسیحیت صدیوں کے بعد ہمارے مغربی بزرگوں کے وسیلے سے پھر ہمارے پاس آئی وہ قومی جدائیوں۔ اعتقادی اختلافوں گورے کالے کے امتیازوں اور بڑے چھوٹے کے جھگڑوں کے ساتھ واپس آئی ہے۔ ان مغربی اضافوں نے ... مسیحیت کو نفرت انگیز بنادیا ہے۔ ورنہ دراصل کوئی مشرقی انسان ایسا نہیں مل سکتا جسے مسیحیت سے نفرت ہو۔ نفرت ہو تو کس طرح ہو مسیحیت تو مشرق کا وہ فاتح بچہ ہے جس نے مغرب کی خودسری کا سر نیچا کیا! پر اہل مشرق کو عموماً اور ہند کو خصوصاً ان اضافوں سے نفرت ہے جو مغرب نے مسیحیت پر کئے ہیں جو ہرگز جزو مسیحیت نہیں ہو سکتے ہیں۔

اہل مغرب جو اعلےٰ درجہ کے منتظم چلے آئے ہیں اپنے ساتھ مسیحی ہونے سے پیشتر کی غیر مسیحی برائیوں کو جزو مسیحیت بنا بیٹھے۔ ان میں سے ایک برائی قومی امتیاز کی ہے۔ مغرب کی اقوام میں زمانہ قدیم سے یہ قومی امتیاز چلا آیا۔ ان میں قدیم دشمنی جو مسیحی ہونے سے پیشتر تھی عیسائی ہونے سے نہ مٹی۔ عیسائی ہونے کے بعد بھی جنگ وجدل کا سلسلہ قائم رہا۔ اس وجہ سے ہر ایک مغربی قوم کو اپنی اپنی قوم میں مسیحی جماعتوں اور عقائد کا انتظام ہر ایک قوم کے ملکی وسیاسی نظام کے موافق ہی کرنا پڑا۔ سیاست پسندوں نے ہر ایک مسیحی قوم کے مسیحیوں کو ریلوے گاڑی کے ڈبوں میں منقسم کردیا گو اس میں ایک معانی کا اتحاد تو تھا پر یہ اتحاد ایسا ہی تھا جیسا کہ چڑیاگھر میں مختلف اقسام کے جانوروں میں جو الگ الگ پنجروں میں بند ہوتے ہیں پایا جاتا ہے۔ اسی معانی کی مسیحیت ہمارے نیک دل مغربی صاحبان ہند میں لائے ہیں۔ مغربی صاحبان کی نیک نیتی قابل داد ہے انہوں نے اپنی آبائی مسیحیت کی ترقی کے لئے جو کچھ ہند میں کیا اس کا اعتراف کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ادب کے ساتھ ہمیں اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہند میں آگے کو یورپی آلائشوں سے پاک مسیحیت کی ضرورت ہے۔

مسیحیت عالمگیر بھائی چارا ہے۔ اس میں قوم پرستی کے بت کی پرستش بمنزلہ کفر وشرک کے ہے مسیحیت میں قومیت کوئی چیز نہیں ہے ہر ایک قوم کا ہر ایک فرد بشر خدا کی صورت ہے اور مسیحیت میں ہر ایک بشر ایک دوسرے کا بھائی ہے۔ مسیحی کے لئے ہر ایک ہندو بھائی ہے۔ ہر ایک مسلمان بھائی ہے۔ ہند کے چوہڑے چمار بھی ہر ایک مسیحی کے بھائی ہیں۔ مسیحیت میں قومیت کا خیال اور تصور بڑے چھوٹے کا امتیاز، حاکم ومحکوم کا جھگڑا، کالے گورے کا فساد ناپید ہے۔ مسیحیت ان بدعادات سے بلند وبالا ہے۔ اس میں یونس وابلیس کے ہونے کی گنجائش مطلق نہیں ہیں۔ ہم دیسی اور پردیسی بھائی ہیں۔ ہمارا مدعا ومقصد واحد ہے کہ ہم ایک ہوکر ملک ہند میں جہاں اختلاف وافتراق کے طوفان برپا ہیں مسیحیت کو خالص صورت میں پیش کریں۔ اہل ہند کو مسیحیت کے

سفے سچائی اور صفائی سے بنانے کی کوشش کریں۔ ہندوستانیوں کو اہل مغرب کے کمالات سیکھنے کے لئے اُبھاریں۔ اہل مغرب کو مذہب کے کمالات کے تابع ہونے کی ترغیب دیتے رہیں۔ ہم اس بات کو ہرگز فراموش نہ کریں کہ اہل مشرق اور اہل مغرب ایک دوسرے کے محتاج ہیں۔ ہر دو قومیں تعاون کر کے کامل ہو سکتی ہیں۔ مسیحیت وہ بندھن ہے جو ہر دو اقوام کو ایک دوسری کے ساتھ باندھ سکتا ہے۔ مغرب و مشرق کو بہنیں بنا سکتا ہے۔

ہم باہمی اختلافات سے نہ ڈریں۔ اختلاف رہیگا۔ ایک خاندان کے بھائی بہنوں میں اختلاف ہوتا آیا ہے۔ اختلاف مسیحیت کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ خلاف مسیحیت کی منشا پر اختلاف قدرتی اور دیرپا نہیں ہوتا۔ موافقت و اعتدال قدرتی حقیقت ہے اور مسیحیت کی جان ہے۔ لوگوں کو اختلاف کرنے دو۔ گروہوں اور قوموں کو مسیحیت سے اختلاف کرنے دو وہ ہرگز اپنے آپ کو اختلاف پر ہمیشہ تک قائم نہ رکھ سکینگے۔ وہ اختلاف سے خود جھگڑ کر ٹکڑے ہو کر مسیحیت کے اتحاد و موافقت کے اصول پر آجائینگے۔ پس مسیحیت کو اختلاف سے ڈر نہیں بلکہ ڈر اُن کو ہے جو مسیحیت سے اختلاف کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہندوستانیوں کے خوفناک اختلاف و افتراق کی آگ پر مسیحیت کا سرد پانی چھڑکتے جائیں۔ ہمارے اس طرز عمل سے اہل ہند مسیحیت میں ضرور انعام پائینگے کیونکہ مسیحیت کے سوا بنی نوع انسان کیلئے مساوات اور باہمی بھائی چارہ کا اصول اور کہیں پایا نہیں جاتا ہے۔

ضرورت

ایک ابتدائی دیہاتی مدرسہ کے واسطے ایک ٹرینڈ جے۔ وی یا موگا ٹرینڈ مسیحی استاد کی ضرورت ہے۔ درخواست مع نقول اسناد بنام **ہیڈ ماسٹر مشن ہائی سکول کھرڑ** ضلع انبالہ۔ ترقی تنخواہ ۲۵-۳-۴۵

شذرات

مسیحی دعا

ایک مسیحی کا قول ہے کہ خدا سے دعا مانگنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم خدا سے اپنے جسمانی اور روحانی نعمتیں ہی مانگیں۔ صرف مانگنا دعا کا مطلب نہیں بلکہ مسیحی دعا کا اعلےٰ مقصد و مدعا یہ ہے کہ ہم دعا کے ذریعہ یہ بات دریافت کریں کہ خدا ہم سے کیا طلب کرتا ہے۔ وہ ہم سے کیا مانگتا ہے؟

یسوع مسیح خدا کی بادشاہت کا دروازہ ہے۔ وہ فضل کے خزانوں کا دروازہ ہے۔ ہم صرف اس کے نام اور کام اور طبیعت اور چلن سے فضل کے خزانوں کی دولت کے وارث ہو سکتے ہیں۔ خدا کی بادشاہت کے امن و سلامتی کو پا سکتے ہیں۔ اس دروازے سے داخل ہوئے بغیر ہم خدا کی بادشاہت کی دولت کو اس کے فضل کے خزانوں کی بیش قیمت نعمت کے پانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ پر یہ کوشش نقب زنی کی ہم معنی ہے۔ جو گھر میں دروازے سے داخل نہیں ہوتا وہ چور اور بٹمار کے مساوی سمجھا جا سکتا ہے۔

لوگ اس بات سے متعجب ہیں کہ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرط کیوں یسوع مسیح کی تابعداری مقرر کی گئی ہے جس سے بنی آدم کو اُنس و محبت نہیں ہے۔ پر وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اگر نجات بالاعمال کی تعلیم ہی اُن کے نزدیک خدا کی بادشاہت میں داخلہ کی شرط ہو تو یسوع مسیح نے اکمل طور سے اس شرط کو اپنی زندگی سے اور اپنے اعمال و اقوال سے پورا کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر نیک عمل کرنے والا کوئی انسان ثابت نہیں ہوا۔ اسی وجہ سے وہ خود اور اس کی زندگی کا طرز عمل اور اس کی خو خصلت خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کی شرط قرار پائی ہے وہ جو نجات بالاعمال کی تعلیم کا معتقد ہے یسوع مسیح کو ترک کر کے کیسے نجات پانیکی تمنا کر سکتا ہے۔ یسوع مسیح نے کب کسی نجات بالاعمال کی تعلیم کو ماننے والے کی حقارت کی اُس نے ہمیشہ ایسے اصحاب کو محبت بھری نگاہ سے دیکھا۔ نوجوان فریسی کو یاد کرو جس نے ہمیشہ کی زندگی کی بابت آپ سے سوال کیا تھا۔ پس یسوع مسیح اُن کی نظر میں ہرگز حقیر نہیں ٹھہر سکتا جو نجات بالاعمال کے اعتقاد کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں۔ پر در اصل یسوع مسیح ان کی نظر میں حقیر ہے جو نجات بالاعمال کے اعتقاد کے ڈھول پیٹتے ہوئے اپنی بد اعمالی سے نجات بالاعمال کی تعلیم کی شب و روز تکذیب کیا کرتے ہیں۔ یسوع مسیح کے نزدیک دعا نیک اعمال کی چوٹی ہے۔ وہ دعا کرنے والوں کو کھلی دعوت دیتا ہے کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا۔

دعا صرف مانگنا نہیں

بلکہ خدا کی آواز سننا ہے۔ اور چپ چاپ ہو کر سننا ہے۔ ایماندار کی زندگی وائرلس ٹیلیگرافی کا دفتر ہے۔ جس میں خدا کے پیغامات آتے ہیں۔ وہ الفاظ کے ساتھ نہیں بلکہ خالص معانی ہوتے ہیں۔ حالت دعا میں ایماندار کو وہ معانی معلوم ہو سکتے ہیں جو اس کی فلاح و بہبودی سے علاقہ رکھتے ہیں جو اس کی دلی تمنا کی تکمیل ہوتی ہیں۔ پر داؤد نبی اس حقیقت کا اظہار یوں کرتا ہے کہ۔ اے میری جان چپکے فقط خدا کے انتظار میں رہ کہ میری امید اسی سے ہے۔ خداوند کی طرف چپکے رجوع ہو اور اس کے انتظار میں ٹھہرا رہ۔

ہمیں چاہئے کہ ہم خدا کی مرضی کو قبول کرنے کیلئے اُس کے حضور ٹھہرا کریں۔ اپنی مرضی کو اس کی مرضی کے تابع کرنے کی اُس کے حضور مشق کریں۔ چند الفاظ کو اس کے حضور دہرا دینے کو دعا نہ سمجھ لیں۔ دعا کا گھر دور ہے۔ دعا چند دلپسند چیزوں کو



خدا سے مانگ لینا نہیں ہے۔ البتہ ایسی چیزیں بھی جزو دعا ہیں۔ دعائیں اکثر خلافِ مرضی انسان خدا سے باتیں ۔ ۔ ۔ ۔ منوائی جایا کرتی ہیں۔ یہ تو خوب کو ایسی ہی دعا کرنا پڑی تھی۔ جس کا نام خدا سے کشتی کرنا کلام میں آیا ہے گتسمنی میں خداوند یسوع مسیح کو ایسی ہی دعا کرنا پڑی تھی جو اس کی بشریت کے طبعی تقاضے کے خلاف خدا کی مرضی کے تابع ہونے سے علاقہ رکھتی تھی۔

ہر روز کروڑ ہا کروڑ دعائیں مرد ان دعا سے کی جاتی ہیں وہ کیوں مردود ٹھہر جاتی ہیں۔ کیوں اُن کو خدا نہیں سنتا ہے۔ کیوں دعا مانگنے والے جوابوں سے محروم ہو جاتے؟ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ خدا بہرا اور ہماری دعاؤں سے لاپرواہ ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ دعا کرنے والے خدا کو خوشامد پسند سمجھ کر اپنی فصیح وبلیغ دعاؤں کی عبارتوں سے ۔ ۔ ۔ اپنی خواہش و مرضی کا غلام بنانے کے لئے لمبی چوڑی دعائیں کیا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہماری زیادہ گوئی سے سنی جائیگی۔ پر وہ کبھی خدا کی سننے کے لئے۔ خدا کی مرضی کے تابع ہونے کے لئے تیار و آمادہ نہیں ہوتے۔ ایسی دعاؤں کا نام انجیل میں بک بک کرنا آیا ہے۔ ظاہرداروں کے نزدیک ایسی دعائیں کرنے والے بڑے متقی و پرہیزگار سمجھے جاتے ہیں۔ پر خدا کے نزدیک ایسی دعائیں کرنے والے سخت مکروہ مخلوق ٹھہرتے ہیں پس وہ جو خدا کا ادب سیکھنا چاہتے ہیں وہ جو دعا کرنے کے علم سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں۔ یسوع مسیح کے پاس آئیں اس سے دعا کرنا سیکھیں۔ وہ بنی آدم کو دعا کی تعلیم دینے والا اکیلا اُستاد ہے مجھ سے سیکھو۔ یہ اسکی دعوت عام ہے۔

ڈاکٹر ہم آر بسن

معلوم ہوا ہے کہ دہلی کے ڈاکٹر انصاری نے سوراجیہ پارٹی سے استعفٰے دیدیا ہے۔

مسیحی بیداری

منگمری والا چک ۲۲۳ ایک مسیحی گاؤں علاقہ جھنگ بار ضلع لائلپور میں مسیحیوں کی اول درجہ کی بستی ہے۔ گو لوگوں کی مالی حالت زراعت پیشہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہے۔ یعنی کہ لوگ ساہوکاروں کے زیر بار ہیں مگر پھر بھی مذہبی کاموں میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں مسیحی تہوار ۔ ۔ ۔ بڑی دھوم دھام سے منائے جاتے ہیں خصوصاً عید ولادت اور عید قیامت پر تو نظارہ قابل دید ہوتا ہے اگرچہ اس گاؤں کو آباد ہوئے ستائیس۔ اٹھائیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ مگر تعلیمی لحاظ سے یہ گاؤں اپنے ہمعصر گاؤں سے بہت پیچھے ہے۔ شروع شروع میں مشن کا ایک پرائمری سکول قائم کیا گیا تھا جو کہ ۱۹۲۳ء تک اسی ہی حالت میں رہا اور اُس کا کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا۔ گو چند ایک نوجوان نکلے جنہوں نے گذشتہ سالوں میں میٹرکولیشن پاس کیا مگر وہ پندرہ سو کی آبادی کے سامنے آٹے میں نمک بھی نہیں۔ سال گذشتہ کے شروع میں ان نوجوانوں نے بڑی کوشش اور سرگرمی سے زمینداروں کو اکٹھا کرکے دو دفعہ عنوان تعلیم پر نہایت سرگرمی سے لیکچر دیئے اور لوگوں پر بھی تعلیمی فوائد ظاہر کئے۔ خدا کا بڑا شکر ہے کہ لوگ اس بات کو سمجھ گئے اور بذریعہ چندہ بہت سی رقم اکٹھی کرکے پانچویں کی بنیاد رکھدی۔ ایک میٹرکولیشن پاس بھائی نے ایک سال کے واسطے تھوڑی تنخواہ پر اپنے آپ کو دیدیا اور اس نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ معائنہ کے وقت جناب انسپکٹر صاحب بہادر نے کمال تعریف کی۔ سال کے آخر پر سولہ طلباء نے جماعت پنجم پاس کرلی اور پھر دوبارہ انہیں آگے ترقی دینے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

مقامی پادری۔ جناب پادری جواہر مسیح صاحب نے بڑی بھاری ضرورت محسوس کرتے ہوئے سفارشی درخواست کمیٹی میں پیش کی۔ ۔ ۔ جناب سکرٹری صاحب بہادر کی آمد پر سکول کی سکاوٹنگ کلاس نے بڑی سرگرمی ظاہر کی جس سے لارڈ ممدوح نے خوش ہوکر سکول کو ترقی دینے کا وعدہ فرمایا۔ نئے خزانچی جناب ڈاکٹر ڈنگور تھ صاحب بہادر نے بھی بڑی دریا دلی سے سکول کو قائم رکھنے اور ترقی دی جانیکی توقع دلائی۔

فخر قوم نوجوانوں کی کرسچن یونین ایسوسی ایشن نے سکول کے ترقی دیئے جانے کے دن کی یادگار کو قائم رکھنے کی خاطر سے عید قیامت سے دوسرے روز موزخہ ۵ اپریل کو ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ کیا۔ نیند اری سواری یعنی ایک گڈا لیکر اُسے بڑی شان وشوکت سے سجایا گیا۔ اور رنگ برنگ کی جھنڈیوں۔ جھنڈوں اور پھولوں سے گڈے کو آراستہ کیا گیا۔ کئی نصیحت آمیز ماٹو انگریزی اور اُردو میں گڈے کے چاروں طرف لٹکائے گئے۔ چوہدری تارا چند نے بیلوں کی ایک جوڑی دی۔ جسے کاغذوں اور گھنگھروؤں سے سجایا گیا اور چار بجے کے قریب ایک جلوس نکالا گیا۔ گڈے میں باجہ۔ طبلہ اور گانے والی پارٹی بیٹھی۔ گڈے کے آگے سکاؤٹس اپنی وردیوں میں ملبوس قومی جھنڈے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ مسٹر شنکر داس تارچند نے کمال خوبی سے سکاؤٹس ماسٹر کا پارٹ ادا کیا۔ دو گھنٹے تک جلوس تمام گاؤں میں چکر لگاتا۔ گانے والی پارٹی نے بڑے جوش وخروش سے

"ساڈوں علم دا عشق لگا ہے بن کرنا کوئی تدبیر"

کا گیت گایا۔ عورتوں اور بچوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ کوٹھوں اور سڑکوں پر جمع ہوگئے۔ جلوس کے ہمراہ دو ڈھائی سو کے قریب آدمی تھے۔ ہر ایک چوک میں لیکچر اور یسوع مسیح کی جے کے نعرے بلند کئے گئے۔ آخر کار جلوس مسافر خانہ میں پھر آ اترا۔ جہاں بزرگوں کے بیٹھنے کا معقول انتظام کیا گیا تھا۔ سکاؤٹس نے کچھ

چندہ جمع کر کے مٹھائی کا انتظام کیا۔ جو کہ حاضرین میں تقسیم کی گئی۔ کرسچن یونین ایسوسی ایشن کے ممبران نے زیر صدارت جناب ڈاکٹر پریم داس صاحب حاضرین سے جنکی تعداد چھ سات سو کے .... قریب قریب تھی اپنی دلکش پنجابی نظموں اور اعلےٰ اعلےٰ مضامین سے جو کہ تعلیم پر مبنی تھے خوش کیا اور جوش دلایا۔ لوگوں پر اس قدر اثر ہوا کہ تمام متفق الرائے ہو کر فصل کے موقع پر اس قدر روپیہ دینے کا وعدہ کر گئے کہ جس سے سکول کے اخراجات خاطر خواہ پورے ہو سکیں۔ اور سکول کو ہائی تک پہنچانے کا تہیہ کر لیا۔ اس اگلے دن جناب پادری جواہر مسیح صاحب نے پانچویں اس شدہ طالبار کو چھیویں جماعت میں ترقی دیدی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے دیسی مسیحی بھی اب دوسری اقوام کی دیکھا دیکھی کار خیر میں حصہ لینے کے خواہشمند ہو گئے ہیں۔ کلیسیاے... التماس ہے کہ خداوند سے دعائیں کی جاویں کہ وہ ہمارے اس کام کو سر انجام دے اور ہماری محنتوں کو بارور کرے۔

آئی یوجشم

ضرورت

شیخوپورا زنانہ شفاخانہ میں تربیت یافتہ کمپونڈر عورت کی ضرورت ہے ڈریسنگ اور دائی والگفری جاننے والے کو ترجیح دیجائیگی۔ چالیس روپیہ ماہوار تنخواہ کے ساتھ رہنے کو مکان مفت دیا جائیگا۔ درخواست کنندہ کو نقول اسناد کے ہمراہ اپنی درخواست میں بتلانا چاہئے کہ (۱) کون سے ہسپتال میں تعلیم پائی ہے (۲) کتنے عرصہ سے کمپونڈری اور ڈریسر اور دائی والگفری کا کام کیا ہے (۳) آپ کی عمر کتنی ہے۔ درخواست کے ہمراہ ان تینوں سوالوں کے جوابات براہ راست سول سرجن شیخوپورہ کو روانہ کئے جائیں۔

المشتہر: ایل۔ اے۔ مسکاٹ لیڈی ڈاکٹر
زنانہ ہسپتال شیخوپورا

گڈ فرائیڈے اور ایسٹر کی عبادتیں

میں ایسٹر کی خوشیوں میں مسیحی پبلک کو ان اتحادی عبادتوں پر جو کہ میتھوڈسٹ اور انڈین پریسبٹیرین کلیسیاؤں کی میتھوڈسٹ ایپسکوپل چرچ کوئٹہ میں مورخہ ۲ اپریل سے ۴ تک ہوئی ہیں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ امید کرتا ہوں کہ ہر ایک مسیحی پڑھکر خوش ہوگا۔

ناظرین۔ ان اتحادی عبادتوں کے بادی دونوں کلیسیاؤں کے پاسبان تھے۔ یعنی پادری ڈی کرسن صاحب میتھوڈسٹ کلیسیا۔ جلال مسیح صاحب انڈین پریسبٹیرین کلیسیا۔ گڈ فرائیڈے کی عبادت میں پادری ڈی میکڈانلڈ صاحب چیپلن چرچ آف سکاٹ لینڈ نے بہت ہی عجیب درس دیا بنیجر کو پادری جے۔ بجنگ صاحب پاسٹر میتھوڈسٹ انگلش چرچ نے بھی بہت عمدہ درس دیا۔ اور ایسٹر کی عبادت میں پادری اے۔ ایل گرے ڈی ایس نے بہت ہی عجیب درس دیا اور اسی عبادت میں ایک خاص چندہ بائبل سوسائٹی کی مدد کے واسطے کیا گیا۔ ان تین دنوں میں روحانی عبادتوں کے ذریعے حاضرین کو بہت ہی روحانی فائدہ ملا ہے۔ عبادتوں کا انتظام بہت ہی اچھا تھا۔

ان عبادتوں کے علاوہ ایسٹر تھنکس گزاری کا اتحادی جلسہ انڈین پریسبٹیرین چرچ کمپونڈ میں ۵ اپریل بروز پیر کو کیا گیا۔ جلسہ کے شروع پر خدا کی حمد میں ایک گیت گایا گیا اور بعد میں دعا کی گئی۔ دعا کے بعد مسٹر جیمس پیٹر نے ایک پُر اثر تقریر کی جو خاص کر مسیحی خاتونوں کیلئے تھی۔ آپ کی تقریر کا خاص مقصد یہ تھا کہ مسیحی خواتین مسیحی قوم اور کلیسیا کی ترقی کا باعث ہیں۔ اس کے بعد ایک مسیحی بھائی بنام مسٹر الٰہی بخش نے ایک بہت ہی خوبصورت برتن انڈین پریسبٹیرین چرچ کو دیا۔ تاکہ بپتسمہ کے وقت پانی کے لئے استعمال کیا جاوے۔

بعد ازاں بچوں نے گیت اور بائبل کی آیتیں وغیرہ سنا کر انعام حاصل کئے۔ اور بعد اس کے ہر دو کلیسیاؤں میں چار ٹوکریاں بسکٹ اور قسم قسم کی مٹھائی جو ایک اعلےٰ پیمانہ پر تیار تھی تقسیم کی گئی۔ جلسہ میں اس اتحاد کے ذریعے ہر ایک مسیحی بھائی اور بہن کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار تھے۔ چہار طرف سے یہی آواز سننے میں آتی تھی۔ ایسٹر مبارک ہو۔ ایسٹر مبارک ہو۔ بعد دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ خدا کی مہربانی سے جلسہ میں کسی قسم کی دلشکنی نہ ہوئی۔

ناظرین ہماری کوششیں اور دلی دعائیں ہیں کہ بلوچستان کی ساری مسیحی جماعتوں میں ایسا ہی اتحاد پایا جاوے تاکہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا جلال کثرت سے ملک بلوچستان میں ظاہر ہو۔

خاکسار۔ جی۔ آر۔ روبن۔ کوئٹہ

ضرورت

۲/۱

جالندھر ہوم مشن میں دو تجربہ کار مناددوں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۳۰ سے ۴۰ روپیہ ماہوار تک حسب لیاقت ہوگی۔ درخواستیں مع نقل سرٹیفکیٹ ۳۰ اپریل ۱۹۲۶ء سے پہلے بنام پادری جی۔ ایس جیکب سپرنٹنڈنٹ جالندھر شہر جالندھر آنی چاہئیں۔

سرکاری اطلاع ہے کہ حصار میں پلیگ کی شدت کی وجہ سے ہز ایکسیلنسی جناب گورنر بہادر باجلاس کونسل اجازت فرماتے ہیں کہ صدر مقام ضلع کے سوا جملہ عدالتیں اور دفتر مورخہ ۵ اپریل ۱۹۲۶ء سے ایک ماہ کے لئے بند کر دیئے جائیں فوجداری مقدمات کی سماعت کے متعلق صاحب ڈپٹی کمشنر حصار کے سوا کسی دوسری جگہ کا انتظام کر رہے ہیں۔

دستخط مظفر خاں
لاہور ۹-۴-۲۶ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

کھنڈوا مسیحی آشرم

کھنڈوا مسیحی آشرم کی بنیاد خانصاحب آئی۔ اے طالب الدین صاحب نے ڈالی۔ جنہوں نے سب سے پہلے چار مربعے زمین یعنی ایک سو ایکڑ زمین آشرم کے لئے وقف کر دی یہ نہایت بڑا اور پہلا وقف ہے جو ہمارے علم و آگاہی میں آیا ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح کے خادم تیار کرنے کے لئے وقف ہوا ہے۔ اس زمین کی کاشت و پیداوار سے آشرم مذکور کے سیوکوں کی اشد ضروری ضرورت۔۔۔ یعنے روٹی کپڑے کا ایک حد تک انتظام ہو گیا ہے۔ اگرچہ خانصاحب نے خداوند کے جلال کے لئے بہت کچھ کیا ہے پر تو بھی آشرم اور اس کے سیوکوں کی امداد کے لئے خانصاحب نے کسی مسیحی دوست کا راستہ بند نہیں کر دیا کہ وہ مدد نہ کریں بلکہ آپ نے تمام ہند کے مسیحیوں کو آشرم کی مدد کرنے کا بار بار موقع دیا۔ گذارش بذا ہیں بعض جگہ مسیحیوں سے التماس کی جاتی ہے کہ وہ کھنڈوا مسیحی آشرم اور اس کے سیوکوں کی مقدور بھر مالی اور دعائی امداد فرمائیں۔ اسی غرض سے وہاں کے کچھ حالات ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔

خانصاحب نے اس آشرم کے متعلق ایک نیشنل سکول بھی جاری کیا ہے۔ جس کا مقصد مذہبی اور مجلسی اصلاح کا ہے۔ یہ کام نہایت اہم و ضروری تھا جو کسی نے کیا نہ تھا۔ یہ ہندو مسلمانوں کے لئے انشاء اللہ کیا مفید ہوگا۔ اس سکول کے قواعد و نظام نہایت معقول ہیں جو مسٹر وند انگم اے۔ بکاسو سے مل سکتے ہیں۔

پچھلے سال سیوکوں نے ملک کے، بڑے بڑے صوبوں اور شہروں میں قریباً ۱۰۰ دورے کئے ہیں جن میں ۰۰۰، کے قریب آشرم کی کتابیں اور رسالے تقسیم کئے ہیں۔ جن اصحاب نے آشرم کی سال گذشتہ میں امداد فرمائی ان میں ۶ یورپین افسر اور ایک آرچ ڈیکن۔ ایک ڈیکن۔ ۶ چیپلین۔ ۲۳ خادمین مشنری صاحبان ۹ وائی۔ ایم سی۔ اے کے سکرٹری ایک ایڈیٹر۔ ۸۰ ہندوستانی۔ پادری ۲۰۰ سے زیادہ ہندوستانی تعلیم یافتہ اصحاب۔ ایک راجا اور اس کے افسر شامل ہیں۔ اس سے آشرم کی ہستی کا اور اس سے ہمدردان قوم و آشرم کی دلچسپی کا کسیقدر اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات توجہ کے لائق ہے کہ کھنڈوا مسیحی آشرم مسیحی سیوکوں کو نہ صرف مسیحی تعلیم ہی دیتا ہے بلکہ انہیں روزانہ کام سکھاتا ہے جو ملک ہند میں مقبول و مروج ہیں۔ مثلاً خط و کتابت کرنا۔ خوشنویسی۔ معماری وغیرہ۔ آشرم کے دوستوں نے قریباً ۵۰۰ روپیہ پچھلے سال چندہ بھی دیا ہے۔ غرضیکہ کھنڈوا آشرم ہر طرح سے ہماری توجہ کا محتاج ہے۔ مسیحی دوستو اس آشرم کا خیال کرو اور اس کی ضرورتوں کے کفیل بنجاؤ۔

آشرم مذکور میں اس وقت ۶ مرد سیوک اور ۲ عورت سیوک ہیں جو بغیر کسی معاوضہ کے خدا کا کام کر رہے ہیں۔

نیشنل سکول میں ۶ معلم ہیں۔ اس سکول میں بائبل اور ہندو مذہب اور اسلام کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ تمام بچوں کا کھانا ایک جگہ پکتا اور سب ایک جگہ کھانا کھاتے ہیں۔ ہر ایک مذہب کی تعلیم اسی مذہب کا مولوی یا پنڈت یا پادری دیتا ہے۔ غرضیکہ آشرم کے متعلق یہ سکول بھی نہایت ترقی کر رہا ہے۔

ہم صدق دل سے متمنی ہیں کہ ہمارے مسیحی کھنڈوا آشرم کو مقدور بھر امداد دیں۔ ہمیں یقین ہے کہ انکی امداد سے خداوند کا جلال ظاہر ہوگا۔ زیادہ حالات آشرم کے منتظموں سے دریافت فرما سکتے ہیں۔ خط و کتابت مسٹر وند انگم اے۔ بکاسو سکرٹری کھنڈوا مسیحی آشرم متعلقہ جی۔ آئی۔ پی۔ ایس آر۔ سی پی سے کریں۔ ایڈیٹر۔

خدا کی محبت گنہگاروں سے

ہمیں "اسلامک ورلڈ" بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء میں ایک مضمون خدا کی محبت از روئے اسلام پڑھ کر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اگر ہمارے مسلم برادر اس عجیب صداقت کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں تو ہم نہایت خوش ہونگے اور یہ وہ صداقت ہے کہ نہ کسی انسان کے قیاس میں آسکتی ہے اور نہ ہی وہ اسے اختراع کر سکتا ہے۔

ہم نے نہایت دلچسپی کے ساتھ تمام قرآنی حوالجات کو جو مضمون نگار نے اثبات دعوے میں پیش کئے ہیں پڑھا۔ چنانچہ ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

یقیناً خدا نیک کام کرنے والوں کو پیار کرتا ہے (قرآن سورت ۲ آیت ۱۹۵)

یقیناً اللہ ان کو پیار کرتا ہے جو اسکی جانب پھرتے ہیں اور وہ اُن سے محبت رکھتا ہے جو اپنے تئیں پاکیزہ بناتے ہیں (سورت ۲ آیت ۲۲۲)

یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پیار کرتا ہے۔ (سورۃ ۶۰ آیت ۸)

یقیناً اللہ ان سے محبت رکھتا ہے جو بدی سے اپنے تئیں بچاتے ہیں۔

مزید براں اس قسم کے اور اقتباسات بھی نقل کئے ہیں جن سے صاحب مضمون آگے چلکر فرماتے ہیں کہ مسیحی نکتہ چینیوں کو ان آیات پر غور کرنا چاہئے۔ لکھا ہے کہ مقدس رسول محمد صاحب نے فرمایا کہ خدا نے کہا کہ میں اس کے جسے میں پیار کرتا ہوں کان ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھیں ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں ہوں جن سے وہ چلتا ہو کیا محبت الہٰی اس سے آگے جا سکتی ہے۔

آنحضرت کے الفاظ نہایت خوبصورت ہیں۔ مگر ہم یہ کہنے کی جرأت کرتے ہیں۔ آخری سوال کا جواب

یہ ہے کہ محبت الٰہی اس سے آگے جا سکتی ہے۔ اور وہ گنگار دوں جاتی ہے۔ خدا ہم سے پیار کرتا ہے اس طرح کہ "جب ہم گنہگار ہی تھے مسیح ہمارے واسطے موا" اگر خدا ہی اس کو ظاہر نہ کرتا تو کون ہے جسے اس کا خیال بھی ہو سکتا۔ اور اگر خدا اسے مسیح کی زندگی و موت سے ثابت نہ کرتا تو کیسے کوئی یقین کر سکتا کہ وہ گنہگاروں سے محبت رکھتا ہے۔ خدا مجھے پیار کرتا ہے جو کہ گنہگار ہوں

(سبروتی نامہ نگار)

غزل

فتح پا کر قبر پر آج ہے وہ جی اُٹھا عیسےٰ
ہوا آیت زمیں سے تا فلک ابن خدا عیسےٰ
اُٹھے وہ توڑ کر بند قبر بندِ شیاطیں بھی
عجائب شان ہے وہ کبریا منجی میرا عیسےٰ
نکلے نور کی دیکھیں گرے اوندھے سپاہی سب
ہوئے بیجان وہ جب ان پہ پڑا خوف خدا عیسےٰ
عجب اک درد سے مریم فجر کو دیکھنے آئی
قبر پہ آہ سے کہ کس جگہ پہ ہے پڑا عیسےٰ
ملاقی تو ہوئے عیسےٰ مگر مریم نہ پہچانی
کہ ہیں آخر وہی منجی میرے مرشد خدا عیسےٰ
نظر مریم کی جب عیسےٰ پہ ٹھہری تو لگی کہنے
بتا اے باغباں گر تو نے دیکھا ہے میرا عیسےٰ
مسیح نے جب کہا مریم۔ وہیں تب کھل گئی آنکھیں
وہ پہچانی کہ بیشک ہیں یہی تو خدا عیسےٰ
مگر عیسےٰ نے فرمایا کہ مت چھونا مجھے اب تو
کہ تھا جو جسم خاکی اب وہ نورانی ہوا عیسےٰ
کہا تب ڈھونڈنا بند کو کر جلد تو جا کر
اور ان کو تو یہ فرمانا کہ بیکھیوں جی اٹھا عیسےٰ
ہوا ظاہر رسولوں پہ وہ جب بیٹھے تھے اک گھر میں
اگرچہ بند تھا وہ گھر مگر داخل ہوا عیسےٰ
نہ لا شک دل میں اے شمعون آ اور دیکھ لے روزن
میرے ہاتھوں میں زخموں کے یہ فرمانے لگا عیسےٰ
سنا دی تم کو جا کر گناہوں سے بچانے کی
سناؤ نام میرا ہے یہ فرمانِ خدا عیسےٰ
بلا شک فرن سے اس کے معانی ہے گناہوں کی
کہ محشر میں وہی سب کو بچاؤ بنگا میرا عیسےٰ
مچا دے دھوم اُسکے نام کی تو جا بجا صابر
کہ ہے بیشک وہی خالق وہی پسر خدا عیسےٰ

راقم۔ ایم۔ آر۔ جیمس صابر۔ اورسیر

پنجاب کی نہروں کی ماہواری رپورٹ
اضلاع لائلپور اور شیخوپورہ میں بقایا اراضیات کا نیلام جاری ہے

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

فروری میں موسم اعتدال پر رہا۔ نہر جہلم غربی اور نہر لوئر چناب سے جو اضلاع آبپاش ہوتے ہیں۔ اُن کے چند حصوں میں ہلکی سی بارش ہوئی۔ لیکن اس نہر کے پانی کی ضرورت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ دریاؤں میں پانی غیر معمولی طور پر کم ہوگیا اور نہری آبپاشی کی شدید ضرورت کو پورا نہ کر سکا۔ لہٰذا یہ انتظام کرنا پڑا کہ علاقوں میں باری باری پانی دیا جائے۔

فصلوں کی حالت

آبپاش رقبوں میں ایستادہ فصلیں عمدہ حالت میں ہیں۔ لیکن غیر آبپاش رقبوں میں امساک باراں کا اثر رونما ہو رہا ہے۔ فروری کے آخر تک دائمی نہروں نے ۳۲،۳۳۴۵۳ ایکڑ رقبہ آبپاش کیا گذشتہ سال کا یہ رقبہ ۹۵۹،۷۴۵۲ ایکڑ تھا۔

ایک اہم تجویز زیر غور ہے۔ جس سے نہر اپر باری دوآب کی مین لائن میں تیس میل تک کانکریٹ بچھا دیا جائیگا فصل ربیع کیلئے نہر بند کرنے کے پہلے مقام تقسیم آب (رنجابی جھال) میں سے جو پانی تقسیم ہوگا وہ پختہ تہ میں سے ہو کر آئیگا۔ اور زمین میں جذب ہونے سے بچ جائیگا۔

اضلاع لائلپور و شیخوپورہ میں بقایا اراضیات کی فروخت بذریعہ نیلام جاری ہے اور کچھ عرصہ تک جاری رہیگی۔

کھالوں کے کنارے توڑنا جرم ہو

نہر لوئر چناب پر بعض دیہات میں زمیندار لوگ کھالوں کے کنارے توڑنے کے جرم کا اکثر ارتکاب کیا ہے۔ یہ لوگ اس امر کو محسوس نہیں کرتے کہ ان کی اس حرکت سے ان دیہات کی فصلوں کو جو کھال کے نیچے واقع ہیں سخت نقصان پہنچتا ہے اور اس کے مقابلہ میں ان کا ذاتی فائدہ بہت کم ہے۔ جب سے افسران نہر سے مجسٹریٹی اختیارات لے لئے گئے ہیں یہ مسئلہ اور بھی وقت طلب ہو گیا ہے۔

سیلابی نہریں

تمام سیلابی نہریں ماہ مذکور میں خشک رہیں۔ بستیوں فصلوں کی حالت خاصی ہے۔ لیکن بارش نہ ہونے کی وجہ سے بعض علاقوں میں فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔

مزدوروں کی بہم رسانی اطمینان بخش رہی ہے۔ آیندہ موسم کیلئے پانی کی بہم رسانی کے متعلق نہروں میں سے ریت نکالنے کے کام اور دیگر متعلقہ امور کی انجام دہی بدستور کامیابی سے جاری رہی

معلوم ہوا ہے کہ مدراس کونسل میں جو ۱۳ نشستیں ہیں ان کے لئے ۱۳ کانگرسی مسلمان نامزد کر دیئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کے ایک جلسہ کا اعلان کیا گیا کہ انتخابات میں کانگرسی مسلمانوں کی امداد کی جائے

(ہندے ماترم)

نور افشاں کے لئے خریدار دیکھئے۔

واقعات اور رائیں

بڑی عمر کے لوگ

طامس کارن ۲۰۷ برس کی عمر میں مرا۔ اس نے ۱۱ بادشاہوں کا زمانہ دیکھا۔ ۲۸ جنوری ۱۵۸۸ء کے روز اسکی وفات ہوئی تھی

جان اور سارہ روون جو ۱۶۴ اور ۱۷۲ برس کی عمر میں مرے تھے۔

ایک جان انگنہم نامی مزدور ۱۴۴ برس کی عمر میں مرے تھے۔

ہنری جنکنس نے ۱۶۹ برس کی عمر پائی تھی۔

پیٹر گارڈن کی عمر ۱۳۱ برس کی شمار کی گئی ہے۔

طامس پار کی بابت لکھا ہے کہ اُس نے ۱۰۵ برس کی عمر میں وفات پائی۔

کوس ڈسانڈ نے ۱۴۰ برس کی عمر میں وفات پائی تھی

کلکتہ کے فساد کا نتیجہ

کلکتہ کے ہندو مسلم فساد میں قریباً ۵۰ آدمی ہلاک ہوئے قریباً ۳۰۰ آدمی زخمی ہوئے جن میں سے مسلمان ۱۸۷ اور ہندو مسلم ۹۲ تھے جو اب زیر علاج ہیں۔ قریباً ۵۰۰ ہندو مسلم گرفتار ہوئے ہیں جن پر مقدمات چلینگے وکلا ان کی محنتوں کے روپوں سے جیبیں بھرینگے۔ مقدمات کے دیگر اخراجات اور جرمانہ وغیرہ کی سزائیں اُٹھائینگے جو مال کا نقصان ہوا ہے اس کا اندازہ ہی نہیں۔ کاشکہ ہموطن آگے کو سمجھ جائیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ کرنا سیکھ جائیں۔ کلکتہ کے فساد کی اہمیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ۱۵۱ وارداتیں آگ لگانے کی وقوع میں آئیں۔ فائر بریگیڈ کو چار روز تک دم لینا نصیب نہ ہوا تھا۔

مراکو میں جنگ کے خاتمہ کی امید

یہ خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ آخر فرانس اور سپین غازی عبدالکریم سے صلح وصفائی کرنے پر اُتر آئے۔ التوار جنگ کا انتظام ہو رہا ہے۔ طرفین ایک دوسرے سے گفت وشنید پر راضی ہو گئے ہیں خواہ اس گفت وشنید کا انجام کچھ ہی ہو۔ پر ایک بات ظاہر و باہر ہے وہ یہ کہ غازی عبدالکریم نے خودداری اور خود حفاظتی کے جو جوہر دکھائے ہیں شجاعت و بہادری اور صبر و استقلال کے جو کارنمایاں کئے ہیں اس کی مثال صرف مصطفےٰ کمال پاشا میں ہی ملتی ہے۔ غازی موصوف کا حق ہے کہ اُسے مراکو کی آزادی دیدی جائے۔ آپ سے بڑھکر مراکو کا محافظ کون ہو سکتا ہے؟

کرۂ ہوائی کی تسخیر

عالمگیر جنگ سے پیشتر دنیا انسانی پرواز کے خواب دیکھا کرتی تھی۔ جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی زندہ اقوام نے کرۂ ہوائی پر ہمیشہ کے لئے فتح حاصل کر لی۔ آجکل چیلوں کی طرح کرۂ ہوا میں ہوائی جہاز پرواز کرتے پھرتے ہیں تمام دنیا کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ آنیوالا عالمگیر جنگ آسمان پر ہوگا۔ پر یہ جنگ زمینی جنگوں کی نسبت زیادہ مہلک ہوگا۔ گو ہوائی جہازوں کو قابو کرنے کی حکمت بھی لوگوں نے دریافت کر لی ہے۔ تو بھی اسکی شدت میں کمی نہ ہوگی۔

سٹیل کا مابدل دہات

جرمنی نے ایک نئی دھات دریافت کی ہے۔ جو سٹیل سے ہلکی اور سستی ہے اور سٹیل سے زیادہ مضبوط ہے۔ جرمنی اس سے ریلوے گاڑیاں بناتا ہے جو سٹیل کی گاڑیوں سے ۴۰ فیصدی ہلکی اور ۳۰ فیصدی سستی ہیں۔

مدراس ۱۰ اپریل کی خبر ہے کہ وہاں ایک مسجد پر بجلی گری آٹھ نمازی مر گئے اور باقی بیہوش ہو گئے بعد کو ہسپتال پہنچائے گئے اور اب زیر علاج ہیں۔

سلیمان کی ہیڈ ورکس

لاہور ۱۳ اپریل۔ سلیمان کی ہیڈ ورکس کی رسم افتتاح لارڈ ارون نے ادا کرنی تھی۔ لیکن وہ دیرہ دون میں بیمار ہو گئے اور گورنر پنجاب سے درخواست کی کہ وہ اس رسم کو ادا کریں۔ سلیمان میں تین سپیشل ٹرین آئیں۔ ان میں نواب صاحب بہاولپور ان کے وزرا اور افسران اور پرسنل سٹاف تھا۔ دوسری سپیشل میں گورنر پنجاب لیڈی ہیلی ممبران اگزیکٹو کونسل وزرا اور چند ممبران کونسل تھے۔ لالہ ہرکشن لال۔ سر گنگا رام لالہ رام سرن داس وغیرہ اصحاب بھی اسی ٹرین میں موجود تھے۔ تیسری ٹرین میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے دوسرے افسران تھے۔ آج صبح گورنر کی ٹرین پہنچی۔ وہاں ایک ایک دربار کا خیمہ لگایا گیا تھا۔ جہاں وہ تشریف فرما ہوئے۔ مسٹر فائے چیف انجنیر اریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنا ایڈریس پڑھا۔ آپ نے ستر دادی ستلج کی تاریخ کا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ۱۸۵۲ء میں یہ تجویز پیش کی گئی تھی۔ آخر کار ۱۹۱۹ء میں پنجاب گورنمنٹ اور ریاست بہاولپور کے درمیان ایک معاہدہ ہوا اور ۱۹۲۱ء میں وزیر ہند نے اس پر وجکیت کی منظوری دے دی۔ آپ نے اس نہر سے جو رقبہ زمین کاشت ہوگا اس کا اندازہ ۹ ملین ایکڑ لگایا ہے۔

والیسرای کا پیغام

اس کے بعد ویسرای کا پیغام پڑھکر سنایا گیا۔ جس میں آپ نے لکھا ہے کہ اپنے عہد کے دور میں ہندوستان میں زراعتی کامیابی کا خواہاں ہوں۔ اس کے بعد گورنر پنجاب نے تقریر کی۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کے چند ممبروں کو سند اور میڈل دئے اس کے بعد گورنر صاحب معہ پارٹی واپس لاہور آ گئے۔

بغداد میں خوفناک طغیانی

بغداد ۱۰ اپریل۔ دریائے دجلہ کے گھاٹ ٹوٹ جانے کی وجہ سے شہر بغداد میں جو سیلاب آگیا ہے آج دن اور رات میں پچاس ہزار آدمیوں نے کام کر کے شہر کو تباہیوں سے بچا لیا۔ لیکن آج شب میں کل سے زیادہ خطرہ ہے۔ شہر کو دو میل لمبا بند باندھ کر بچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن شہر کے شمال اور مشرق میں جو ریگستان ہے اس میں پانی برابر بڑھتا جا رہا ہے اور اندیشہ ہے کہ پانی بند کے نیچے سے شہر میں پہنچ جائیگا اور اس صورت میں جو نقصان ہوگا اس کا اندازہ ناممکن ہے۔ اگر پانی شہر میں پہنچ جائے تو سینکڑوں مکانات جو کچے ہیں یا اینٹ کے بنے ہوئے ہیں گر جائینگے۔ گذشتہ شب میں گو دریا کا پانی آدھ سنٹی میٹر کم ہوا ہے۔ لیکن قصر شاہی کے قریب بند میں جو شگاف ہو گیا تھا اور وہ بڑھ گیا ہے شاہی باغات میں سے سینکڑوں ٹن پانی ہر لمحہ بہ رہا ہے۔

۱۱ اپریل۔ محکمہ آبرسانی کے ماہرین کا بیان ہے کہ آج شب میں بغداد کی جو حالت تھی وہ کبھی پہلے نہ رہی ہوگی۔ بند میں جو شگاف ہو گیا تھا وہ اب دو سو گز چوڑا ہو گیا ہے۔ اور ۵۰ ہزار مکعب فٹ فی سیکنڈ کی رفتار سے پانی بہ رہا ہے۔ شہر کے نواح میں ریگستان میں سیلاب زدہ علاقوں کا رقبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ پانی اس وقت بغداد کے بہت سے حصوں میں ۱۵ فٹ بلند ہے۔ جو صرف مٹی کے بند ولی سے رکا ہوا ہے۔ اس وقت تک جو نقصانات ہوئے ہیں اُن کا تخمینہ دس لاکھ پونڈ سے زیادہ ہے لیکن اگر پانی شہر میں آگیا تو بہت زیادہ نقصانات ہونگے اور ساتھ ہی ساتھ جانوں کا بھی نقصان ہوگا۔ لوگ بدحواس و پریشان ہیں۔ ہر طبقہ کے لوگوں کو بند پر کام کرنا لازم قرار دیدیا گیا ہے۔ چنانچہ بہت سے خوش پوشاک آفندی اپنے ہاتھوں سے آج وہ کام کر رہے ہیں جسے اُنہوں نے زندگی بھر نہ کیا تھا۔

ایک غیر مصدقہ خبر مظہر ہے کہ دریائے موصل میں جو بغداد سے صرف دو سو میل کے فاصلہ پر شمال میں بہتا ہے اور زیادہ پانی بڑھ گیا ہے۔

(پرتاپ)

معلوم ہوا ہے کہ امیر افغانستان عنقریب یورپ جا رہے ہیں۔ لیکن آپ کے اس دورہ کا مقصد معلوم نہیں ہو سکا۔

(")

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ پولیس مجسٹریٹ سیالدہ نے دو اینگلو انڈینوں کو ۳۰ سیر افیون رکھنے کے جرم میں ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ انہیں ہنتی میں گرفتار کیا گیا تھا۔

(")

کل شام کو چاند نظر آیا۔ اور آج بدھ وار کو لاہور میں عید منائی جا رہی ہے۔ دیگر مقامات سے بھی ایسی ہی خبریں آرہی ہیں۔ ابھی تک شہر میں امن و امان ہے۔ پولیس انتظامات میں مصروف ہے۔

(")

بساکھی کے روز دریائے راوی میں ایک نوجوان لڑکا نہاتا ہوا ڈوب گیا۔ کہتے ہیں کہ لڑکا لاہور کے کسی کالج کا طالب علم تھا۔

(")

بمبئی ۱۳ اپریل۔ بمبئی اور اس کے گرد و نواح میں ڈاکہ زنیوں اور چوریوں کے سلسلہ میں ایک مشہور ڈاکو نارائن رام چندر کو حال ہی میں گرفتار کیا گیا تھا اور وہ پولیس کی زیر نگرانی تھا۔ آج صبح وہ اپنی کوٹھڑی کی کھڑکی کی سلاخیں توڑ کر بھاگ گیا حالانکہ پولیس کا پہرہ بھی موجود تھا اور پولیس افسروں کے کوارٹر بھی نزدیک تھے۔ یہ رام چندر داؤد دھنی مشہور ڈاکو کے جو ابھی تک مفرور ہے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔

(")

یہ خبر افسوس سے سنی جائیگی کہ پنجاب پراونشل کانگرس کمیٹی میں جو اختلافات لالہ لاجپت رائے اور ڈاکٹر ستیہ پال کے درمیان رونما ہو گئے تھے وہ ہنوز ہیں۔ پنڈت موتی لال نہرو انہیں دور کرنے کے لئے ہی لاہور تشریف لائے تھے۔ لیکن افسوس اُنہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

(")

سرکاری اطلاع ہے کہ فتح گنج اور کیمبل پور کے درمیان اب تک ریلوے ٹرینوں کی آمد و رفت کا کوئی خاطر خواہ موزوں انتظام نہ تھا۔ اس سے فتح گنج اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔ اگر کوئی شخص رات کے دس بجے فتح گنج سے ٹرین پر سوار ہوتا تو کیمبل پور میں صبح کے ساڑھے چار بجے پہنچتا تھا۔

اس ضمن میں یہ بیان کرنا موجب اطمینان ہوگا کہ فتح گنج کے لوگوں نے ریلوے حکام سے ٹرین کے اوقات کی تبدیلی کے متعلق جو درخواست کی تھی اسے ریلوے حکام نے منظور کر لیا ہے۔ اس درخواست سے یہ مقصود تھا کہ فتح گنج اور کیمبل پور کا سفر ۶ گھنٹوں کی بجائے ۲ گھنٹوں میں ختم ہو جائے اور اس نئے انتظام پر یکم اپریل ۱۹۲۶ء سے عمل شروع ہو۔ عوام نے اپنی درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر کی وساطت سے ریلوے حکام کی خدمت میں پیش کی تھی اور اسکے چند ہی روز بعد فتح گنج اور کیمبل پور کے مابین ٹرینوں کی آمد و رفت کا وقت تبدیل کر دیا گیا۔



تَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْن - خدا جس چیز کا ارادہ کرتا ہو اُسے کہتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ آپ بتایئے کہ لہٗ کی ضمیر کس کی طرف راجع ہے؟ جب مادہ اور روح قدیم نہیں تو ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے؟ جب یہ حال ہے تو آپ نے کس طرح کہہ دیا کہ ذاتِ باری واحدہٗ قدیم ہے؟ ہم مادہ کو ازلی نہیں مانتے عدم قدامتِ مادہ پر میرا رسالہ "ازالۃ المادہ" دوبارہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے اس کا آریوں نے اب تک کوئی جواب نہیں دیا۔ عدم قدامت مادہ پر ہم دونوں متفق ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس آیت میں لہٗ کی ضمیر کس کی نسبت ہے؟ اور وہ کیا چیز ہے؟

مولوی صاحب - پادری صاحب نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید کی یہ سب آیات تورات میں ہیں اور صحیح ہیں پس آپ کے نزدیک ان کو تردید کرنا کفر ہے۔ ہم دونوں روح کو حادث مانتے ہیں۔ ہاں اس میں اتفاق ہے باوجود اس کے آپ لہٗ کی ضمیر کا مرجع مجھ سے پوچھتے ہیں۔ جب اگر مناظرانہ رنگ میں اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ آپ پر بھی ہوتا ہے۔ ہمیں آپ سے اتفاق ہے کہ خدا ازل سے ہے اور سوائے اس کے اور کوئی قدیم نہیں۔ خدا نے سب کو بنایا۔ اب میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ ساون کے مہینہ میں جو بارش ہوگی اور جو بوندیں زمین پر گرینگی وہ اب خدا کے علم ذہنی میں ہیں یا نہیں؟ درحقیقت نا واقف مسلمان جو یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اسلام اور مسیحیت میں کوئی رشتۂ اتحاد نہیں وہ ذرا مولوی صاحب کے بار بار اس فقرہ سے سبق حاصل کریں کہ "ہاں اتفاق ہے"۔ (عمان)

پادری صاحب - آہا! مولوی صاحب! آپ نے وہی کہا جو میں چاہتا تھا۔ ہاں آپ نے ایک یہ غلط فہمی پھیلائی کہ ہم آپ کے مفہوم توحید سے متفق ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ پھر آپ خود ہی راہ پر آ گئے ہیں اور یہی میں چاہتا تھا۔ لہٗ کی ضمیر جس کی طرف پھرتی ہے لامحالہ وہ کوئی چیز ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ مخلوق کا علم ہوگا جو موجودات سے پیشتر باری تعالےٰ کو حاصل تھا۔ اُسی کی طرف لہٗ کی ضمیر پھرتی ہے جسے کہ خدا نے کہا "ہو جا"۔ اہلحدیث میں پادری عبدالحق کے رسالہ **اثبات التثلیث فی التوحید** کا جواب لکھتے ہوئے فرمایا ہے کہ خدا کا علم ازلی حضوری ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو مندرجہ ذیل اعتراضات وارد ہونگے۔

(۱) خدا کا علم فعلی نہ ہوگا۔ کیونکہ ضرور ہے کہ موجد ایجاد پر مقدم ہو۔

(۲) پھر خدا خالق بالایجاب ہوگا۔

(۳) تیسرا یہ کہ حضور المبائن عندُ المبائنِ الآخر بلاقیام و مقابلہ کے لازم آئیگا۔ بجائیکہ آپ قیام و مقابلہ کے قائل ہو جائیں۔

(۴) پھر دنیا قدیم ہوگی۔

(۵) معلول کا تخلف علت سے لازم آئیگا۔

کلارک آباد میں پلیگ

کلارک آباد تحصیل چونیاں میں ۶ فروری ۱۹۲۶ء میں نمودار ہوئی۔ چونکہ مسٹر ودھاوال صاحب جالندھر چھاؤنی میں فوجی ٹرئیننگ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اُن کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی۔ آپ نے آتے ہی باہمراہی ڈاکٹر میسی صاحب انچارج کے پلیگ کے کیمپ کا کام شروع کیا۔ پلیگ زدہ مریضوں کو کیمپ میں داخل کرنا شروع کیا اور وقت پر مریضوں کو دوا اور دو دفعہ شوربہ کا انتظام کیا۔ دن کو تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے آدمی کے ذریعہ دوا اور خوراک کا انتظام رکھا۔ اب رات کے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ مسٹر ودھاو[illegible] صاحب اور مس رتنا صاحبہ نے رات کی خشکل ڈیوٹی اپنے ذمہ لی۔ اور اللہ کا نام لیکر کام شروع کر دیا۔ دو دن بعد قاضی پادری خیراللہ صاحب جو یہاں بشپ لفرائے سکول کے انچارج ہیں نے سنا کہ رات کو دو لیڈیز مریضوں کے پاس اکیلی رہتی ہیں اور ان کی خدمت کرتی ہیں تو انہوں نے ایک عریضہ بدین مضمون مسٹر ودھاوال صاحب مینجر کو تحریر کیا کہ میں اور مسز خیراللہ صاحبہ بھی رات کی ڈیوٹی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم دونوں کو بھی خدمت کرنے ۰۰۰۰ کا موقع دیا جاوے۔ مسٹر ودھاوال صاحب نے فوراً قاضی صاحب کی درخواست کو منظور کر لیا اب دو سے چار ہمدرد غریب مسیحی اور غیر مسیحی مریضوں کی تیمارداری کے لئے میدان میں نکل کھڑے ہوئے نصف شب دو مریضوں کو وقت پر دوا اور خوراک دیتے اور نصف شب کے بعد پھر دوسرے مددگار آجاتے اور ہر دو دو گھنٹہ بعد مریضوں کی خبرگیری میں معروف رہتے رہے۔ قاضی صاحب کے مناددں نے جب سنا کہ ہمارے مہربان اُستاد رات کو تو مریضوں کی خبرگیری میں کاٹتے ہیں اور صبح آ کر برابر وقت پر ہماری تعلیم دینے میں معروف رہتے ہیں تو اُن میں سے بھی چار مناددں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ جو خوشی سے منظور کی گئیں۔ ادھر ڈاکٹر میسی اور مسٹر ودھاوال نے کل گاؤں کو باہر کھلی ہوا میں جانے کے لئے حکم دیا۔ تاکہ گھر خالی ہونے پر گاؤں کے گھروں کی صفائی کی جاوے اور لوگوں کو بڑی عقلمندی سے سمجھایا کہ اس مرض کی روک تھام کے لئے ٹیکہ کرانا بڑا فائدہ بخش ہے۔ کل گاؤں کے لوگ ٹیکہ کرانے کے لئے تیار ہو گئے۔ لاہور کے ہیلتھ افسر صاحب کو بلوایا گیا۔ ۷۰۰ یا ۸۰۰ کے درمیان لوگوں نے ٹیکہ کرایا۔ غیر مسیحیوں میں سے چند نے ٹیکہ کے لئے وہی جواب دیا جو اُن کی

عادت میں شامل ہے کہ جنکی موت آئی ہوئی ہے انہوں نے خود مرنا ہے۔ جنکو موت سے نہیں بچا سکتا تھوڑے مسیحی بھی اُن کے ساتھ شامل ہو گئے۔ بکل گاؤں سے گھر صاف کئے گئے۔ بعض گھرانوں نے مریضوں کو چھپایا اور ان کی رپورٹ نہ کی۔ تو بھی معلوم ہونے پر اُن کو بھی پلیگ کیمپ میں بھیجا گیا۔ چونکہ بعض اُن میں سے لاعلاج تھے تاہم اُن کی زندگی بچانے کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ مجھے بہت بڑی خوشی ہوئی جب میں نے یہ سنا کہ جتنے تازہ مریض کیمپ میں زیر علاج رہے اُن میں بہت ہی کم اموات ہوئیں۔ خدا کا شکر ہو کہ مرض بہت جلد بند ہو گئی اور ۱۰ مارچ سے پلیگ کیمپ اُٹھا دیا گیا اور لوگ خدا کا شکر کرتے ہیں۔

میں مس گراس صاحبہ کی خدمات کا بھی اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے کھانے وغیرہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں رکھا اور وقت پر دودھ۔ شوربہ گرما گرم مریضوں کے لئے مہیا کیا اور غور کرو کہ مس صاحبہ نے ۱۰ اپریل کو ولایت رخصت پر تشریف لے جانا تھا۔ اس خیال پر کہ گاؤں کے لوگ جہاں میں کام کرتی ہوں دکھ میں ہیں۔ میں رخصت پر چلی جاؤں۔ سو انہوں نے اس خیال پر ولایت رخصت پر جانے کی تاریخ مئی کے اخیر میں رکھی ہے۔ تاکہ وہ بکل گاؤں کے لوگوں کو خیریت سے واپس گاؤں میں دیکھیں۔ میں ان اصحاب کو جنکا ذکر اور نام لیا گیا ہے ان کی مسیحی خدمت کے لئے مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خداوند مسیح ان کی ان تھکا دینے والی خدمتوں پر زیادہ برکت دے۔ آمین ثم آمین۔

نیازمند۔ آر۔ بی علام الدین

امبکا پرشاد گھنہ ایک آرڈیننس قیدی علی پور سنٹرل جیل میں خود آگ لگا کر جلکر مر گیا۔

ضرورت $\frac{3}{1}$

ایک مسیحی پنجابی گاؤں کے پرائمری مدرسے کے لئے ایک مسیحی اُستانی کی ضرورت ہے۔ یا ایسا مدرس ہو جسکی بیوی بھی اُستانی کا کام کر سکے۔ تاکہ وہ دونوں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مدرسے میں کام کر سکیں۔ درخواست میں لیاقت اور تنخواہ کا ذکر کیا جاوے۔ درخواستیں ڈبلیو۔ اے۔ بکارٹر صاحب شانتی نگر خانیوال کے نام پر آنی چاہئیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں ۱۲

(۱) دمہ خشک ہو یا تر نیا ہو یا پُرانا۔ نہایت مجرب اور شرطیہ دوا ہے۔ دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دُور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ۱)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دُور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی۔

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ۔ تیئیہ۔ چوتھیہ۔ بخار پہلے ہی دن رُک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رُک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر

ڈاکٹر اے۔ این اونڈیٹا ایہ خورجہ ضلع بلند شہر

جھبڑیا ضلع نواب شاہ کے دھوبیوں نے مسلمانوں کی فرقہ وارانہ تحریک کی ہمدردی سے ہندوؤں کے کپڑے دھونے بند کر دیئے ہیں۔ (عام)

بورڈنگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے معہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اُسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے۔ بوجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جزکنا عہ سے ۸ ماہانہ تک کر دو کرنل عہ سے دعہ تک دیر حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر۔ جماعتوں کے لئے موزوں اور مکانی کرے ہیں۔ اسکول کے ماسٹر صاحبان اعلیٰ اور تعلیم یافتہ ہیں چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہٰذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر:۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔